13341-ایک چیز ہی کئی گاہکوں کو مختلف ریٹ میں فروخت کرنا

سوال

ایک مسلمان بھائی ایک شوزہاؤس پر ملازم ہے اور دوکان کے مالک مسلسل ریٹ میں تبدیلی کرتے رہتے ہیں، مثال کے طور پر: ایک شخص پچاس ڈالر کا سامان خریدتا ہے، اور دوسرے شخص کو یہی مال نوے ڈالر کا دیا جاتا باوجود اس کے کہ مال پر ریٹ ساٹھ ڈالر واضح کیا گیا ہے، تو کیا اس طریقہ سے ریٹ میں تبدیلی کرنا جائز ہے اور کیا یہ تجارت میں عدل ہے ؟

پسندیدہ جواب

بائع کو چاہیے کہ وہ مال اس ریٹ پر فروخت کرے جو مارکیٹ کے برابر ہو، اگر وہ مارکیٹ کے ریٹ کے علاوہ فروخت کرتا ہے تو اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

کہ مارکیٹ کے ریٹ سے کم قیمت پر سامان فروخت کرے، مثلا : اگر وہ اپنے کسی دوست کو دینا چاہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ جائز ہے، اور بائع کو ایسا کرنے سے منع نہیں کیا جاسکتا، لیکن اگر وہ دوسرے تاجروں کو نقصان دینے کے لیے ایسا کرے تو ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(نہ خود نقصان اٹھائے اور نہ کسی کو نقصان دے) ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (896) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوسري حالت :

مارکیٹ کے ریٹ سے زیادہ ریٹ میں فروخت کرے :

اگر تو ریٹ میں کچھ زیادتی ہو مثلا مارکیٹ میں بیس ہے اور وہ بائیس کا بیچے تو یہ جائز ہے یہ لوگوں کی عادت ہے کہ اس میں کوئی پکڑ نہیں کرتا.

لیکن اگر ریٹ میں فرق زیادہ ہو، خریدار کو ریٹ معلوم ہی نہیں، مثلا جو چیز ساٹھ کی ہے وہ نوے کی بیچے (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ دھوکہ اور فراڈ ہے، اور خریدار کو جب علم ہوجائے تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ چیز واپس کردے، اسے علماء کرام خیار غبن (دھوکہ) کا نام دیتے ہیں. دیکھیں : المغنی (18/4).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایسے تاجر کا حکم کیا ہے جو لوگوں کو چیزیں مختلف ریٹ پر فروخت کرتا ہے حالانکہ چیز ایک ہی ہے، مثلا کسی کو تو وہی چیز دس میں اور کسی کو بیس اور کسی تیسرے شخص کو پانچ میں فروخت کرتا ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر تو قیمت میں اختلاف کا سبب مارکیٹ میں اختلاف ہے اور اس مال کی قیمت ایک دن زیادہ ہوجاتی اور دوسرے دن کم تو اسے مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی ممانعت ہے، لیکن اگر کسی چیز کی قیمت میں اختلاف گاہک کی ہوشیاري کی بنا پر ہے کہ گاہک خریداري میں ہوشیار ہے یا نہیں تو دوکاندار دیکھتا ہے کہ گاہک اتنا

ہوشیار نہیں تووہ اس پر غالب ہوجاتا ہے اوراگرہوشیار ہو توقیمت میں کمی کردیتا ہے تویہ جائز نہیں اس لیے کہ یہ دھوکہ میں شامل ہوتا ہے اورخیر وخواہی کے خلاف ہے .

حالانکہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ تمیم داري رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(دین خیر خواہی ہے ، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے ؟ تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی کے لیے اوراس کی کتاب کے لیے اوراس کے رسول کے لیے اور مسلمانوں کے اماموں کے لیے اورعام مسلمانوں کے لیے) صحیح مسلم حدیث نمبر (55) .

اورجس طرح وہ دوکاندار اس پر راضی نہیں کہ اس کے ساتھ کوئی بھی ایسا کرے توپھر وہ خوداس بات پر کس طرح راضی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے ؟ !

لھذا انسان جہاں ہے اس جگہ کے مطابق اس کی فروخت ہونی چاہیے ، اوراسے چاہیے کہ وہ گاہک کی کند ذہنی کے سبب ایک کوکچھ ریٹ اور دوسرے کو کچھ ریٹ پر اشیاء فروخت نہ کرے .

اوررہا یہ مسئلہ کہ وہ اپنے کسی دوست اورساتھیوں کوقیمت سے کچھ کمی کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، یا پھر سامان مارکیٹ کی ریٹ کے مطابق فروخت کردے ، پھر کوئی اور شخص آئے جو اسے ریٹ میں کمی اوراس سے سودے بازي کرے تویہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا ، اس لیے کہ وہ عادي ریٹ سے باہر نہیں گیا . اھـ .

دیکھیں : فتاوي للتجار ورجال الاعمال (42) .

واللہ اعلم .